ایک مدت سے گمنام تھے، لیکن ایک زمانہ تھا جب انھوں نے اسلام قبول کیا اور ایک مسلمان خاتون سے شادی کی اور پھر اس کے بعد اسلام کی حمایت میں نہایت پرزور مضامین لکھے اور جگہ جگہ تقریریں کیں اُس زمانہ میں اُن کا نام بچہ بچہ کی زبان پر تھا، انگریزی کے بڑے اچھے انشاپرداز تھے۔ اسی زمانہ میں رسوائے زمانہ کتاب مادرِ ہند (Mother India) کا انھوں نے دندان شکن جواب لکھا تھا جس کا بڑا چرچا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی کتاب (Prophet of the Desert) بھی بہت مشہور ہوئی۔

پروفیسر فیضی آکسفورڈ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے، ان کا اصل مضمون قانون تھا، مشرقی علوم و فنون میں بھی ان کو دسترس تھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتابیں حوالہ کی کتاب (Book of Reference) کی حیثیت رکھتی ہیں، عرصہ تک لا کالج، بمبئی کے پرنسپل رہے، انڈیا کے مصر اور شام میں سفیر بھی رہے اور کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی ہوئے، وزٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے کناڈا، یورپ اور امریکہ کی متعدد یونیورسٹیوں میں لکچر دیے۔ برہان کے خریدار شروع سے تھے اور اس کی بڑی قدر کرتے تھے؛ برہان کا کوئی مقالہ یا نظرات ان کو زیادہ پسند آتا تھا تو اس کی داد تحریراً دیتے تھے۔ عرصہ سے ان کا کوئی خط نہیں آیا تھا۔ بعض خانگی معاملات اور مسلسل ضعف و علالت کے باعث سخت پریشان تھے۔ اب اچانک اخبارات میں ان کے انتقال کی خبر نظر سے گذری تو دیرینہ تعلق کے باعث سخت صدمہ اور افسوس ہوا۔ اللہم اغفر لہما وارحمہما۔

راقم الحروف کا سفرنامہ، جس میں اب پاکستان کے ساتھ جنوبی افریقہ بھی شریک ہوگیا ہے اور جس کے شدید تقاضے ہر طرف سے آرہے ہیں انشاء اللہ آئندہ ماہ کی اشاعت سے اس کا سلسلہ شروع ہوگا۔ قارئین کرام مطمئن رہیں۔